www.emarsiya.com

مرثیہ

در حال سفرِ امام حسینؑ از مدینہ

بہ طرز: فضّہؑ کی صدا آئی کہ اے پیٹنے والو

کرتے ہیں سفر شاہِ ہُدیٰ کرب و بلا کا   محشر کا سماں سارے محبّوں میں ہے برپا
غمگین ہے اس غم میں سبھی اہلِ مدینہ   جاتا ہے وطن چھوڑ کے احمدؐ کا نواسہ
غم کی یہ گھٹا چھائی مدینے کی فضا پر
پھر ٹوٹ پڑا ہائے ستم آلِ عباء پر

عباسؑ علمدار کو سرورؑ نے صدا دی   بھائی میرے تیّار کرو جا کے عماری
کیا بھرلیا ہے آپ نے مشکیزوں میں پانی   ہے ساتھ میں ننھا علی اصغرؑ میرا جانی
رحمت سے سجا ہے جو چمن چھوڑ رہے ہیں
ہم دھوپ کی شدّت میں وطن چھوڑ رہے ہیں

نانا کی لحد پہ یہ بیاں کرتے تھے سرورؑ   رخصت کے لئے آیا ہے یہ آپ کا دلبر
سن کر یہ بیاں کانپ اُٹھی قبرِ پیمبرؐ   سیدانیاں رونے لگیں برپا ہوا محشر
اسلام بچانے کی گھڑی آ گئی نانا
وعدے کو نبھانے کی گھڑی آ گئی نانا

یہ کہکے شہِ والا چلے ماں کی لحد پر   اور کہنے لگے تربتِ مادر سے لپٹ کر
اے امّاں میں جاتا ہوں لئے ساتھ بھرا گھر   ہمراہ ہیں سب بیبیاں اور زینبؑ مضطر
جب وقتِ شہادت میرا ہوگا میری امّاں
اُس وقت سرہانے میرے آنا میری امّاں

آئی یہ صدا فاطمہؑ زہرا کی لحد سے   اے لختِ جگر نورِ نظر اے میرے پیارے
کسطرح قرار آئے گا یہ مجھکو بتادے   ماں قبر میں بے چین رہے گی میرے بچّے
سن کر تیری آواز نہ رہ پاؤں گی بیٹا
جب یاد کرو گے میں چلے آؤں گی بیٹا

کہنے لگی صغراؑ شہِ والا سے یہ آ کر   بیمار ہوں تنہا رہوں کیسے میں یہاں پر
اب ساتھ سکینہؑ بھی نہیں اور نہ اصغرؑ   کچھ دیر میں ہو جائیگا ویران بھرا گھر
صغراؑ نے کہا ساتھ مجھے لے چلو بابا
بن آپ کے کسطرح جیئوں میں کہو بابا

شہؑ کہتے تھے، صغراؑ یہی مرضی ہے خدا کی   رہنا ہے مدینے میں تمہیں اے میری بیٹی
تم ٹھیک جو ہو جاؤ بلا لوں گا تمہیں بھی   رو رو کے پدر کو نہ رُلاؤ میری پیاری
بس صبر ہو توحید کی خاطر میری صغراؑ
جاتا ہوں خدا حافظ و ناصر میری صغراؑ

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

اکبرؑ سے یہ کہنے لگی صغرؑا میرے بھیّا   بیمار پہ اب کچھ تو ترس کھاؤ خدارا
یاد آئے گی جب آپ کی بتلاؤ کرو کیا   غم ہجر کا پائے گی تو مر جائے گی بہنا
یہ اذنِ سفر میرا تو ہے ہاتھ تمہارے
ہمراہ مجھے لے چلو اب ساتھ تمہارے

جب علم ہوا، جا نہیں پائے گی تو بولی   پردیس میں طئے ہو جو اگر آپ کی شادی
کہنا میرے بابا سے کہ بلوائے مجھے بھی   خوش ہو کے لگاؤنگی تیرے ہاتھوں میں مہندی
ارمان بڑا دل میں ہے دیکھوں تیرا سہرا
ہاتھوں سے میرے بھائی میں گوندھوں تیرا سہرا

اک طشت میں مٹّی کو لئے آئی وہ مضطر   کہنے لگی بس کیجئے احسان یہ مجھ پر
ہاں جائیے قدموں کے نشاں اِس پہ بنا کر   جی لوں گی اسے دیکھکے اے میرے برادر
دن رات قریب آپ کو محسوس کرونگی
بس اِس کے سہارے غمِ فرقت کو سہونگی

یہ حکم تھا عباسِؑ علمدار کو ماں کا   سائے کی طرح ساتھ میں شبّیرؑ کے رہنا
اس واسطے ہی لال تجھے میں نے ہے پالا   آئے نہ کوئی آنچ شہِؑ والا پہ بیٹا
غازی نے کہا حکم بجا لاؤں گا امّاں
طاعت میں شہِؑ والا کی مرجاؤں گا امّاں

ہوجاؤ خبر دار یہ فضہؑ نے پکارا   ہونے کو سوار آتی ہیں اب ثانئ زہراؑ
عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ ہوئے اک جا   خود آ گئے تعظیم کو فوراً شہؑ والا
سر اپنا اُٹھائے کوئی جرأت ہے کسی کی
بیٹی ہے علیؑ کی یہ نواسی ہے نبیؐ کی

آخر کو روانا ہوا جب قافلہ شہؑ کا   رونے لگی سر پیٹ کے تب فاطمہ صغرؑا
سمجھانے لگی اُمِّ بنیں دے کے دلاسہ   صغرؑا تیرے رونے سے لرزتا ہے مدینہ
لینا ہے تمہیں کام بڑا صبر و رضا سے
آجائیں سبھی جلد دُعا مانگو خدا سے

یہ مرثیہ ساحلؔ تجھے شہزادی نے بخشا   تحریر ہوا واقعہ سرورؑ کے سفر کا
سن کر جسے سب اہلِ عزا کرتے ہیں گریہ   ہے اشک رواں آنکھوں سے ہے وقت دعا کا
تا حشر رہے دِل پہ اثر کرب و بلا کا
ہم سب کو میسر ہو سفر کرب و بلا کا

Scanned with CamScanner